سوال

(237) شریعت میں شرح منافع کا کوئی تعین ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

شریعت میں شرح منافع کا کوئی تعین ہے تو اس کی نشاند ہی کریں ہمارا میڈیکل سٹور ہے بعض ادویات پر قیمت فروخت 28روپے لکھی ہوتی ہے جبکہ ہمیں کمپنی کی طرف سے تقریباً13روپے میں ملتی ہے اس طرح ہمیں 15روپے نفع ہوتا ہے اتنا منافع لینے کی شرعاًاجازت ہے یا نہیں؟کتاب وسنت کی روشنی میں وضاحت فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

شریعت میں شرح منافع کا کوئی تعین نہیں ہے جائز تجارت میں جس قدر چاہے نفع کمایا جائے۔ اس پر کوئی پابندی نہیں ہے یہ غلط طور پر مشہور ہے کہ شرح منافع آٹے میں نمک کے برابر ہونا چاہیے۔ البتہ کسی کی مجبوری سے ناجائز فائدہ نہ اٹھایا جائے اور نہ ہی خرید وفروخت کرتے وقت جھوٹ بولا جائے بلکہ ایک دوسرے کے لئے ہمدردی اور ایثار کے جذبات ہونے چاہییں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے قیمت خرید پر 100فیصد منافع کمایا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف اس شرح کو برقرار رکھا بلکہ ان کے لئے خیر وبرکت کی دعا فرمائی۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عروہ بارقی رضی اللہ عنہ کو ایک دینار دیا تاکہ وہ آپ کے لئے ایک بکری خرید لائے اس نے منڈی سے ایک دینار کی دو بکریاں خریدیں، پھر ان میں سے ایک کو ایک دینار کے عوض فروخت کردیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نفع کا ایک دینار اور خرید کردہ بکری پیش کردی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے خیر وبرکت کی دعا فرمائی۔ اس دعا کا یہ اثر تھا کہ اگر وہ مٹی بھی خریدلیتے تو اس سے بھی نفع کماتے۔ [صحیح بخاری، المناقب: ۳۶۴۲]

اسی طرح حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دینار دیا تاکہ وہ اس سے قربانی کا جانور خرید لائے۔ انہوں نے ایک بکری ایک دینار کے عوض خریدی، راستہ میں اسے گاہک ملا، اسے دو دینار کے عوض فروخت کردیا، پھر دوبارہ منڈی گئے وہاں سے ایک دینار کے عوض ایک اور بکری خریدی، حاصل کردہ نفع اور خرید کردہ بکری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش فرمائی تو آپ نے حاصل کردہ نفع، یعنی ایک دینار بھی صدقہ کردینے کا حکم دیا۔ [ابوداؤد، البیوع: ۳۳۸۶]

ان روایات سے معلوم ہوا کہ شرح منافع کا شریعت نے کوئی تعین نہیں کیا ہے۔ فریقین باہمی رضامندی سے خرید وفروخت کرنے میں آزاد ہیں۔ بس ایسے امور سے اجتناب کیا جائے جن سے شریعت نے منع کیا ہے، نیز دوسرے شخص کی مجبوری سے بھی ناجائز فائدہ نہ اٹھایئے، ان شرائط کو پورا کرتے ہوئے قیمت خرید پر حسب منشا نفع لینے پر کوئی قدغن نہیں ہے۔ [واللہ اعلم]

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:263